

مولانا عزیز زبیدی
منڈی واربرن (شیخوپورہ)

دارالافتاء

خارج از نماز کا امام کو لقمہ دینا؛

جناب محمد دین صاحب چک ۴۲۱۔ ای بی ضلع دہاڑی سے لکھتے ہیں:

”کیا غیر مصلیٰ (خارج از نماز) امام جماعت کو لقمہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں!

الجواب: کوئی کہیں ہو، امام کو لقمہ دے سکتا ہے۔ بلکہ ہر نمازی لقمہ لے سکتا ہے نماز میں غلط پڑھ ہو جانا یا رک جانا اور بھول جانا، ایک ایسا امر ہے جو اس امر کا متقاضی ہے کہ اس کو درست کیا جائے۔ اگر کوئی اس جذبہ سے لقمہ دیتا یا لیتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے؟ یہ بات ”تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ“ کی نوعیت رکھتی ہے۔

صبح کا وقت ہے، صحابہ کرامؓ مسجد قبا میں نماز پڑھ رہے ہیں، ایک صحابیؓ نے اگر ان کو اطلاع دی کہ قبلہ بدل گیا ہے، چنانچہ وہیں انہوں نے نماز کی حالت میں بیت اللہ کی طرف رخ کر لیا:

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيَّنَّ النَّاسُ بِقَبَاءِ فِي صَلَوةِ الصُّلْحِ إِذْ جَاءَهُمْ رَأَتْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجْهَهُمْ مَحْمُولًا إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدْرَكُوا إِلَى الْكَعْبَةِ“ (بخاری باب ما جاء في القبلة)

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اس سے اس امر کا جواز نکلتا ہے کہ غیر نمازی نماز کو بتائے اور وہ اس کی سنے:

”وَفِيهِ جَوَازُ تَعْلِيمِهِ مَنْ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ مَنْ هُوَ فِيهَا وَأَنَّ اسْتِمَاعَ الْمُصَلِّي لِكَلَامٍ مَنْ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَفْسِدُ

صَلُّوْهُ“ (فتح الباری ص ۲۵۲)

امام شوکانی لکھتے ہیں کہ امام کو لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے،
 ”وَالْأَدْلَةُ قَدْ دَلَّتْ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ الْفَتْحِ مُطْلَقًا“ (ذیل الاوطار ص ۲۶۷)
 فرمایا کہ اگر اس کے لیے اور کوئی دلیل نہ ہوتی تو بھی ”تعاون علی البر والتقویٰ“
 کافی ہوتا:

”فَلَوْ قَدَرْنَا عَدَمَ وَرُودِ ذَرِيْلٍ يَدُلُّ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ
 لَكَاتٍ مِنَ التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى“ (السید بخاری ص ۲۶۷)

(۲)

تہجد میں شامل ہونے والے کی نماز جمعہ

دارۃ دین پناہ (ضلع مظفر گڑھ) سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:
 ”ایک مسلمان نماز جمعہ میں حالت تہجد میں جماعت کے ساتھ مل جاتا ہے، کیا
 اس کی نماز ادا ہو جائیگی؟“

الجواب:

ایک قول یہ ہے کہ نماز جمعہ شمار نہیں ہوگی، اب اس کو ظہر کی چار رکعتیں ادا کرنا
 ہوں گی، اس سلسلے میں مرفوع روایات تو تسلی بخش نہیں ہیں، البتہ موقوف آثار اس کے
 بارے میں بالکل واضح ہیں کہ ایک رکعت پالی توجہ ہو گیا، ورنہ ظہر ادا کی جائے:

”قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ
 إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا“

(ابن ابی شیبہ ص ۱۳۸، ۱۳۹)

”وَكَذَلِكَ قَالَ الْأَسْوَدُ وَالشَّعْبِيُّ (الضَّامَّة ص ۱۲۹) وَهَذَا قَوْلٌ

سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَنَبِ وَالنَّسِ وَالْحَسَنِ (الضَّامَّة ص ۱۳۰)

اہل حدیث علماء کا بھی یہی نظریہ ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جو شخص تہجد میں مل جاتا ہے وہ دو ہی رکعتیں پڑھے، یعنی

اس کا جمعہ ہو گیا،

”عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ أَدْرَكَ التَّشَهُّدَ فَقَدْ